پاک چین منظوم سفر نامے(تحقیقی و تنقیدی جائزہ)

ڈاکٹر ثمینہ گُلؔ لیکچرار لاہور یونی ورسٹی سرگودھا کیمپس

حمیرا مسعود ریسرچ سکالر دی یونیورسٹی آف لاہور سرگودھا کیمپس

ڈاکٹر مظہر احمد اسسٹنٹ پروفیسر یونیورسٹی آف مالاکنڈ

Objective:

These are two *MANZOOM SAFARNAAMEY* “Poetic Travelogues” focused which reflect not only a traveller’s feel about the landscape of Pakistan and China but they also echo the Pakistani’s and Chinese culture and traditions.

Pakistan and China, both share a same geographical location on the globe and this is not all, because they have a long history of relations which encompass almost every field of life. As we all know well, that literature exhibits whatever life imprints and carves on people’s hearts and minds, the both countries’ literature also manifests the affinity as well. There are many literary genres in Urdu, and one of those is *SAFARNAAMA* (Travelogue), which explains the traveller’s experience of visiting a place/land in a literary manner. There are many Travelogues written in prose, but my Research Paper here, explains some of those which are not in prose, rather in the form of poetry. These are two *MANZOOM SAFARNAAMEY* “Poetic Travelogues” focused which reflect not only a traveller’s feel about the landscape of Pakistan and China but they also echo the Pakistani’s and Chinese culture and traditions. One of the both is *Riaz ul Rehman Saghar’s CHALO CHEEN CHALEN*, which is in Urdu and the other one is *YASMEEN* originally created in Chinese language by *Che Phang* and later translated in Urdu under the stated title

سفر زندگی کے لیے لازم و ملزوم ہے اور سفرکرنے والا اپنے انفرادی تجربات و مشاہدات رکھتا ہے۔ ہر سیاح کی آنکھ ایک جیسا نہ دیکھ سکتی ہے اور نہ ہی سوچ میں ایسا احساس موجود ہو سکتا ہے اس لیے سفر اپنے دامن میں بے شمار وسعت رکھتا ہے کسی بھی علاقے کی تجارتی، سماجی اور سیاسی سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لیے سفر کی ضرورت پیش آتی ہے۔اس لیے سفر کےمواقع مہیا کرنااور سفر کو سہل بناکر پیش کرناحکومتی سطح پر اہم ذمہ داریوں میں سے ایک ہے ۔پاک چین دو ستی کی بنیاد صر ف شاہراہ ریشم ہی نہیں زندگی کے تمام شعبوں میں مشاورت اور ایک دوسرے پر اعتمادخلوص و محبت اور دوستی کی علامت ہے ۔ دو الگ الگ تہذیبیں اور دو الگ الگ مذاہب کے پیروکار ہونےکے باوجود دونوں ملکوں کے دل ایک ساتھ ڈھڑکتے ہیں اس کی ایک وجہ تو یہ بھی ہو سکتی ہے کہ دونوں ملکوں کی سرحدیں ایک دوسرے سے ملتی

ہیں جہاں اقتصادی مفاد ایک دوسرے کی مدد کے بغیر نہ ممکن ہے دوسری وجہ یہ کہ دونوں ملک ہمیشہ برے وقت میں ایک ساتھ رہے کیونکہ دونوں ملکوں کا دشمن ایک ہے یوں دونوں ملک ایک دوسرے کے دکھ سکھ سے سانجھی ہیں مگر سی پیک کی وجہ نہ صرف دونوں ملکوں کو آپس میں ملانے کا عظیم منصوبہ اقتصادی اور معاشی طور پر مضبوط ہونے کی ایک بڑی دلیل ہے ۔ دونوں ملکوں کے مابین مضبوط تعلقات کی روایت کو سی پیک نے مزید مستحکم کیا ہے ۔دونوں ملکوں میں آمد و رفت ہی پہلا کڑی ہے جس کے باعث دونوں ملکوں میں ہم آہنگی اور مضبوط تعلقات کی رسم پڑی ۔

جغرافیائی لحاظ سے چین بحر الکاہل پر واقع ہے۔اِس کے شمال مغرب اور جنوب مغرب میں بلند و بالا پہاڑوں کا سلسلہ ہے وسیع صحرا اور خشک مرتفع ایسے دیگر علاقوں سے جدا کرتا ہے یہ ایک وسیع و عریض ملک ہے جس کے مختلف حصوں میں آب ہوا اور نباتات کی کئی انواع و اقسام پائی جاتی ہیں۔ دریائے ینگ زی کیانگ کی وجہ سے چین ایک زرخیز ملک ہے اِس دریا کا شمار دنیاکے بڑے دریاؤں میں ہوتا ہے اِس کی لمبائی تین ہزار دو سو میل ہے اس میں سمندر سے لیکر ڈیڑھ کروڑ میل تک جہاز رانی ہو سکتی ہے یہاں موزوں بارش کی وجہ سے زمین زرخیز ہے۱۹۲۸ء کی دریافت کے مطابق چینی قوم کا تعلق منگول نسل سے ہے۔ یہ قوم کہیں سے بھی نقل مکانی کرکے نہیں آئی بلکہ ازل سے مقیم ہے

چین میں دیگر تعلیم کے ساتھ اردو تدریس کا آغاز 1954 ء میں ہوا یہانمشرقی زبانوں کی تدریس شروع ہوئی تو اردو کو خصوصی اہمیت حاصل ہوئی۔یہاں ایک ایسی جامعہ قائم کی گئی جہاں چار سالہ ڈگری کے علاوہ دیگر اردوکورسز بھی کرائے جانے لگے چین کے طلبا و طالبات نے نہ صرف اردو زبان سیکھی ا بلکہ انھوں نے علمی و ادبی سرگرمیوں سے بھی بھر پور استفادہ کیا۔ بیسویں صدی کی کوئی بھی علمی و ادبی ،فکری ،سیاسی و سماجی، سرگرمی ایسی نہیں جہاں اردو زبان و اادب سے استفادہ نہ کیا گیا ہو شعبہ اردو کے طلبا و طالبات جہاں اقبال کی شاعری۔ احمد ندیم قاسمی کے افسانے، امتیاز علی تاج کا انار کلی ، اور دیگر اصناف کے تراجم کیے وہاں انھوں نے اس ادب کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے قدر و قیمت بھی معلوم کی ۔ نثری ادب میں سفرنامے لکھے گئے اور شعری ا دب کے تراجم نے اردو دب کے دامن کو وسیع کر دیاشعری ادب میں ا یک منفرد کوشش منظوم سفر ناموں کی ہے۔منظوم سفر نامے کا آغازمثنوی سے ہوتا ہے اردو میں شعرا نے اپنے سفر کے تجربات و مشاہدات کو کبھی مثنوی اور کبھی غزل مسلسل کی شکل میں تخلیق کیا۔ ماضی میں اخلاقی،مذہبی اور تاریخی موضوعات کو مثنوی کاحصہ بنایاگیاان میں قدرتی مناظر ،معاشرت،رسم و رواج،انسانی جذبات و احساسات کو

بیان کیاجاتاتھا.نظامی گنجوی اور امیر خسرو کی مثنویوں نے ہی اردو ادب کی شعری روایت کو مضبوط کیا قدیم مثنوی کے مضامین میں ایک خاص ترتیب رکھی گئی ہے۔ سب سے پہلے چند اشعار حمدیہ اور نعتیہ پھر بادشاہ کی تعریف کی جاتی ہے اس کے بعد اصل قصہ یاداستان کو پیش کیا جاتاقصے یاداستان کی دلچسپی کو برقرار رکھنے کے لیے سفری واقعات کو بھی مثنویوں کاحصہ بنایاگیا اسسلسلے میں مثنوی نگار نے کبھی تخیلاتی اور کبھی حقیقی سفر کو مثنوی کاحصہ بنایااس لیے قدیم مثنویوں میں سفرنامے کے عناصر ملتے ہیں جو بعد میں منظوم سفر نامے کا باعث بنے۔بادشاہوں کی فتوحات کے قصے،جنگ نامے اور شکار نامے کی مثنویوں میں حقیقی سفر نامے کے عناصر نمایاں ہوئے اور منظوم سفر نامےکے خد و خال تشکیل ہوئے۔

اردو زبان و ادب میں نثری سفر نامے بہت سے لکھے گئے مگر دو ایسے منفرد سفر نامے ہیں جو منظوم ہیں۔ ان سفرناموں کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ دونوں ملکوں کے مناظر کو نظموں کی صورت میں پیش کرتے ہیں ۔ایک تخلیق کار سیاح نے پاکستان کے تمام مناظرتہذیب و ثقافت رہن سہن تاریخ کو نمایاں کیا۔ جو چین کارہائشی تھا جب کہ تخلیق کار سیاح پاکستان میں سکونت پذیر تھااور اس نے چین کی تاریخ ،تہذیب، مذہب اور چینی مناظر کو نمایاں کیا ۔

چلو چین چلیں،ریاض الرحمن ساغرؔ:

ریاض الرحمن ساغر یکم دسمبر ۱۹۴۱ء ریاست پیٹالہ میں پیدا ہوئے اور یکم جون ۲۰۱۳ کو لاہور میں وفات پائی۔قیام پاکستان کے بعد ہجرت کی اور ملتان میں قیام پذیر ہوئے۔جہاں سے پرورش کی اور صحافت سے منسلک ہوکر لاہور منتقل ہو گئے اس کے ساتھ ہی وہ فلمی دنیا سے وابستہ ہو گئے ۔انھوں نے کہانی اورمکالمہ نویسی میں نام کمایا پچھتر فلموں ریڈیو اور ٹی۔وی کے لیے ڈھائی ہزار سے زائد گیت تحریر کیے۔

تصانیف:’’وہ بھی کیا دن تھے‘‘(سوانح عمری)" کیمرہ ،قلم اور دنیا" (سات ملکوں کا سفر نامہ)(لاہور تامئبی براستہ دہلی و بھارت کا سفر نامہ)"سرکاری مہمان خانہ"(جیل یاترا کا احوال)"آنگن آنگن تارے"(الف سے لے کر یے تک "بچوں کے لیے گیت,"" چلو چین چلیں"(منظوم سفر نامہ)’’منظوم کالم ‘‘کے نام سے دس دن تک اخبار میں چھپتے رہے
۔

"چلو چین چلیں"مثنوی کی ہیت میں لکھا جانے والا منظوم سفر نامہ ہے۔جس میں نظموں کو عنوانات نہیں دیے گئے۔یہ سفر نامہ ایک سو بارہ صفحات پر مشتمل ہے۔ منظوم سفر نامہ ساغر کی منفرد تخلیق ہے۔انھوں نے تمام مناظر کو اپنے احساسا ت اور تجربات میں ڈھال کر پیش کیا ہے۔وہ جہاں جہاں گئے وہاں کے مناظرکی عکاسی کی ۔ریاض الرحمن ساغر نے اپنے منظوم سفر نامے میں وزن اور بحر کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے لفظوں کا چناؤ کیا ہے۔انھوں نے انگریزی اور چینی الفاظ کو بوقت ضرورت استعمال کیا ہے۔سرکاری تقریبات کا ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ علاقوں کی سیر کرائی ۔

ریاض الرحمن کا دورہ چین ایک سرکاری دورہ تھا جس میں وہ چینی حکومت کے مہمان ہوئے چینی سرکار کی طرف سے ان کی رہائش اور تقریبات میں شمولیت کے لئے اعلی سطح پر انتظامات کیے گئے۔ اِس دوران وہ چینی عوام سے بھی ملے۔ ریاض الرحمن ساغر نے اپنے منظوم سفر نامہ میں عوامی شعور ' چینی تعمیرات' جدید دور سائنس اور ٹیکنالوجی کا استعمال ،طرز بودوباش ' خوراک اور موسیقی کو اپنے مشاہداتی انداز سے دیکھا۔'' چلو چین چلیں'' اس مسلسل نظم میں انھوں نے چینی تاریخ' مقامات کی معلومات بھی فراہم کی۔ چین میں آبادی کو کنٹرول میں رکھنے کے لیے ضابطۂ حیات تیار کیا گیا ہے۔ تمام چینی افراد اِس ضابطے کی پیروی کرتے ہیں اور خلاف ورزی نہیں کرتے۔

پیدا کرتے ہیں چینی ایک بچہ

ہو وہ لڑکی کہ لڑکا سب اچھا

ضبطِ تولید بھی ہے جوڑوں میں

پھر بھی آبادیاں کروڑوں میں(1)

خاندانی نظام کو چلانے کے لیے باقاعدہ منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔اِس پر سختی سے عمل درآمد بھی کیا جاتا ہے۔ چینی معاشرے میں لڑکی اور لڑکے کی پیدائش میں کوئی فرق نہیں پڑتا دونوں صورتوں میں یکساں خوشی کا اظہارکیا جاتا ہے لڑکی کی پیدائش سے کسی سماجی' معاشرتی بوجھ اور شرم محسوس نہیں کی جاتی بلکہ لڑکی کو برابری کی سطح پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ کسی بھی علاقے کی طرز تعمیر اِس علاقے کی بودوباش کو ظاہر کرتی ہے ریاض الرحمن ساغر نے چینی سڑکوں' اور زیر تعمیر بلڈنگوں کا ذکر اپنے اشعار میں اس طرح سے پیش کیا کہ ان کی ترقی کے راز کو سمجھا جا سکتا ہے۔

کیا وسیع و عریض سڑکیں ہیں

شور ہارن کا اور نہ بڑکیں ہیں

نئی تعمیر ہر طرف جاری

عرش چھوتی کر ینیں ساری

چار سو اونچی بلڈنگوں پر تنی

گھومتی دائیں بائیں جن کی اُنی
پختہ کچھ ایسا عزم تھا جن میں
چین تعمیر ہو گا اک دن میں
دیکھے ہم نے طویل اوور پاس
ان کے نیچے حسین انڈر پاس
صاف شفاف بنگلے اور فٹ پاتھ
گل و گلزار پھیلے اِن کے ساتھ(2)

ریاض الرحمن ساغر چائینہ ملینیم مونا مینٹ کے بارے میں تحریر کرتے ہیں کہ چائینہ ملینیم مونا مینٹ کے گول ہال کی چھت کا رقبہ باسٹھ ہزار میٹر ہے۔ اور اِس کے درودیوار میں کھدے ہوئے منظر چینی تہذیب و ثقافت کے آثار واضح کرتے ہیں۔

در و دیوار میں کھدے منظر
چینی تہذیب کے ہیں پیکر
عکس تاریخ اور ثقافت کے
نقش سطوت کے اور غربت کے(3)

ریاض الرحمن ساغر نے اِن مناظر سے چینی معیشت کا اندازہ لگایااور امیر اور غریب لوگوں کی زندگی کو واضح کیا اور بتایاکہ چینی قوم کی معیشت کا انحصار زراعت پر ہے یہ لوگ کھیتی باڑی کرتے ہیں اور محنت سے زندگی بسر کرتے ہیں چینی محنتی قوم ہے اور جو قوم اپنا وقت محنت اور کوشش میں صرف کرے اِس قوم میں سماجی اور اخلاقی برائیاں بھی کم ہوتی ہیں یہی وجہ ہے کہ چینی معاشرے میں سماجی اور اخلاقی برائیاں کم ہیں چین میں بچوں سے مزدوری کرانا ممنوع ہے اور عورت کو مساوی درجہ حاصل ہے عورت کی تعظیم کی جاتی ہے اور اُسے مرد کے برابر جانا اور سمجھاجاتا ہے۔ برصغیر کی عورت کو گھر کی چار دیواری میں بند کر دیا جاتا ہے جبکہ چین میں خواتین کے کام کی روایت موجود ہے وہ مرد کے شانہ بشانہ کام کرتی ہے کام کی زیادتی کے باعث مزاج میں چڑچڑاپن نہیں لاتی ہے وہ زندگی کے مختلف شعبوں میں اِس طرح کام کرتی ہیں جسے مرد۔ ریاض الرحمن ساغر نے اِس کا اظہار اپنے لفظوں میں اس طرح کیا ۔

چین میں گھر نشیں نہیں عورت
کام کرتی ہے ہر کہیں عورت
ہے ڈرائیور بھی ، سیل گرل بھی ہے
سرو کرتی ہے شب کو بار میں مے
مرد کے ساتھ کاروبار میں ہے
اور پھر بانہوں کے حصار میں ہے

کرتی ہے ٹول ٹیکس پل پر وصول
بات کرتی نہیں کسی سے فضول
سخت محنت کے بعد سوتی ہے
چڑچڑاتی ہے اور نہ روتی ہے
سب گھروں اور کارخانوں میں
مارکیٹوں میں اور دکانوں میں(4)

چینی قوم نے مرد اور عورت کی تفریق کو کم کیا اور اِنسانی ترقی پر زور دیا ہے ریاض الرحمن نے خواتین کی اخلاقیات کو بھی بیان کیا ۔ریاض الرحمان ساغر نے چین کے بے خوف و خطر معاشرے کی نشاندہی کی ہے۔ کہ یہ لوگ ایمانداری‘ سچائی جیسی عادات اپنا کر ترقی کی منزلیں طے کرتے ہیں اور چینی عوامی شعور کو بیان کیا۔

چینی افراد سائنس اور جدید ٹیکنالوجی سے بھر پور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ذرائع ابلاغ میں جدید ترین ٹیکنالوجی کا استعمال اِس بات کی علامت ہے کہ وہ جدید دور میں کسی سے بھی پیچھے نہیں ہیں۔ ریاض الرحمن ساغر جدید ٹیکنیک سے آراستہ اخبارات ، ریڈیو‘ ٹی وی چیلنجز اور انٹرنیٹ کے استعمال کرنے والوں کی تعداد کی معلومات بھی فراہم کیں۔ اور چین میں چالیس سے زائد زبانوں میں نشر ہونیوالے پروگرامز کی وضاحت اپنے منظوم سفر نامے میں بیان کی ۔کتب بینی زندہ ضمیر اور با شعور افراد کا مشغلہ ہو تا ہے جس معاشرے میں کتابیں شائع ہوں لکھی اور پڑھی جائیں وہ معاشرہ اپنا ایک نقطہ ء نظر رکھتا ہے اور حکمت و دانائی اُس کے در کی غلام ہوتی ہے۔ انفرادی اور اجتماعی ترقی اُس معاشرے کا مقدر ہوتی ہے۔ ریاض الرحمن ساغر الیکٹرونک میڈیا کے ساتھ ساتھ پبلشرز کی بھی معلومات فراہم کرتے ہیں۔ریاض الرحمن ساغر نے چینی موسیقی کو بھی اپنے منظوم سفر نامے کا حصہ بنایا ہے چین کی روایتی موسیقی اور فلموں کے بارے میں وہ بیان کرتے ہیں۔

نغمہ ساز ‘ پوپ اور پُرسوز
روز رس گھولتے ہیں کانوں میں(5)

وقت کی پابندی کامیاب زندگی کی علامت ہے جس نے بھی وقت کی قدر اور پاسداری کی وہ کامیاب و کامران ہوا چینی افراد نے اپنی زندگی کے کاموں کے لیے وقت مقرر کیے ہوئے ہیں۔ اور ٹی وی دیکھنے کے لئے وقت مقرر کیا گیا ۔ ان کے تفریحی اوقات کے لئے صرف دو یا ڈھائی گھنٹے مختص ہیں۔

ہیں جو چالیس کروڑ ٹی وی سیٹ
ڈھائی گھنٹے جو چینی دیکھتے ہیں
شام کو اپنے اپنے کام کے بعد
جا کے ٹی وی کے آگے بیٹھتے ہیں
لیتے ہیں معلومات اور تفریح

اور خبروں کو مانتے ہیں صحیح(6)

یہاں پر کاروباری اوقات بھی مقرر ہیں۔ اور شام کو چھ بجے مارکیٹیں بند ہو جاتی ہیں۔ چینی صبح سویرے چھ بجے جاگ جاتے ہیں اور دِن بھر اپنے اپنے کام سر انجام دیتے ہیں۔ ریاض الرحمن ساغر اور ہمراہ ساتھیوں نے بیجنگ شہر دیکھا اور چینی گائیڈ کی راہنمائی میں تاریخی شاہی محل بھی دیکھنے گئے اُنھوں نے بادشاہ کی خوابگا ہیں دیکھی اِن کی گائیڈ اور میزبان''سُن'' نے انھیں بتایا کہ بادشاہ کی انیس بیویاں تھیں اور اِس کی ستائیس خواب گاہیں تھیں وہ انھیں ایسی خواب گاہ میں لے گئی جہاں دُلہن اول شب گزارتی تھی یہ ایک چوکور سرخ حجلہ تھا اس میں ایک جھروکا بھی تھا چینی لوگوں کا عقیدہ تھا جو بھی اِس جھروکے کو چھو لیتا ہے اِس کی بہت جلد شادی ہو جاتی ہے اور لوگوں نے اُسے آزمایا بھی تھا چینی نوجوان اُسے چھوتے جا رہے تھے۔

چینی روایت میں عدد نو(۹) کو خاص اہمیت حاصل ہے ۔ ہر جگہ نو جانوروں کی تصویریں آویزاں تھیں۔ ریاض الرحمن ساغرنے چین پہلے بادشاہ '' کن شو ہوانگ'' کا تعارف اوراس کی تاریخ بھی منظوم کی۔ ریاض الرحمن ساغر نے چین میں اسلامی مذہب کے آثار(جو سات سو بیاسی ۷۸۲ء میں) بھی واضح کیے ایک مسجد جس کاتیرہ ہزار میٹر رقبہ تھا بعد میں مسجد کے کمرے تعمیر ہوئے۔ چینی مذہب اور ثقافت میں (ڈریگن) کو خصوصی اہمیت حاصل ہے مسجد کے مرکزی ہال کے درمیان میں پتھر کے ڈریگن بھی بنائے گئے ہیں چھت میں لکڑی کے نقش بنے ہوئے ہیں یہاں قرآن پاک چینی زبان میں ترجمہ کرکے رکھا گیا ہے۔ اس مسجد میں صدر ضیاء الحق قالینوں کا تحفہ لائے تھے جو تاحال اِس مسجد میں موجود ہیں۔یہاں مسجد کے ساتھ ایک بڑا بازار ہے جہاں مسلم آبادی موجود ہے یہاں پر دستکاری کے نمونے چینی ثقافت پیش کرتے ہیں۔

حسن و عشق جیسے احساسات و جذبات موجود ہیں مگر لیلٰی مجنوں والی کہانیوں جیسے نہیں چین میں کوئی کسی لڑکی کے پیچھے بھاگ کر وقت ضائع نہیں کرتا اور جو تنگ کرتا ہے اُسے جیل جانا پڑجاتا ہے چین میں ریاض الرحمن ساغر کی ملاقات ایک نو بیاہتا جوڑے سے ہوئی جو ایک دوسرے کی محبت میں سرشار تھے۔ چین میں ذات پات اور اونچ نیچ کا طبقاتی نظام نہیں ہے۔ لڑکی کا تعلق ایک امیر خاندان سے تھا اور لڑکے کا غریب خاندان سے دونوں کے والدین نے کہا کہ پہلے دونوں ایک دوسرے کو پرکھ لو پھر شادی کے بندھن میں بندھ جاؤ وہ دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے اور محبتوں کی داستانیں سننے کا شوق رکھتے تھے ۔ریاض الرحمن ساغر نے اِنھیں مغلیہ خاندان کے عشق انار کلی اور شہزادہ سلیم کی داستانِ عشق سنائی۔ دیوار چین اور انار کلی کی سزایافتہ دیوار کا موازنہ کرتے ہوئے ریاض الرحمن ساغر اس طرح بیان کیا۔

ایک دیوار تھی وہ مغلوں کی
جس میں چن دی گئی انار کلی
ایک دیوار ہے دیوارِ چین

جس میں صدیوں سے ہے وقارِ چین
جو بنائی گئی پہاڑوں پر
اونچے اور نیچے کہساروں پر
اور حد نگاہ تک پھیلی
نہیں جگ میں کہیں مثال اس کی(7)

چین میں ٹریفک کا نظام بھی ایک قاعدے اور ضابطے کے تحت موجود ہے خلاف ورزی کرنے والے کو سنگین سزا دی جاتی ہے چینی معاشرے میں اونچ نیچ کا تصور نہیں ہے تمام معاشرہ عدل اور مساوات پر قائم ہے یہی وجہ ہے کہ دنیا کی کوئی بھی طاقت چینی قوم کو غلام نہیں بنا سکی۔

امام غزالی کے مطابق:

’’اعلی فرد اور اعلی کلچر اور بامقصد معاشرہ خود بخود وجود میں نہیں آتا بلکہ عقلی عمل کی تنظیماور روحانی ریاضت سے پیدا ہوتا ہے دوسرے الفاظ میں معاشرہ محض حیاتیاتی اور معاشی ضرورتوں کی تکمیل سے نہیں بنتا بلکہ اِس کی ترقی اور کمال کے لئے عقلی ، روحانی اسباب و ممدودات کی بھی ضرورت ہے۔‘‘(8)

چینی قوم ایسے عقیدے کی پیروکار تھی جو اِنسانی خدمات اور اخلاقیات کو مد نظر رکھے۔ چینی عقیدے کا سب سے بڑا پیروکار کیفیوشس گزرا ہے جس کی تعلیمات پر آجِ بھی عمل کیا جاتا ہے اِس کا عقیدہ تھا کہ ہر شخص اِن حدود کے اندر زندگی گزارے جو آسمان نے اِن کے لیے مقرر کی ہیں اِس کے باوجود ہر شخص اپنے اعمال بالخصوص دوسرے افراد سے سلوک کا ذمہ دار ہے اور یہ کہ اپنی قسمت کو نہیں بدل سکتے مگر تمام افراد ایسے کارناموں پر قادر ہیں جن کی بناء پر آنے والی نسلیں انھیں یاد رکھیں۔ کیفیوشس کا یہ بھی دعوی تھا کہ وہ آسمان سے خصوصی رابطہ رکھتا ہے اُسے معلوم ہے کہ آسمان سے کس طرح کام لیا جا سکتا ہے وہ روحوں کی تنظیم کا قائل تھا۔ آباد و اجداد پر انحصار اور اِن سے محبت کا درس دیتا تھا‘ دنیا سے چلے جانے والی روحوں کو خوش کرنے کے لئے مذہبی تقریبات کا انعقاد ضروری سمجھتا تھا۔

’’ہندومت کی طرح چینی مذہب بھی کوئی باقاعدہ مذہب نہ تھا بلکہ یہ چند سماجی رسومات اور اوہام کا مجموعہ تھا البتہ ہندومت کے برعکس چینی بروہتیوں نے برہمنوں کی طرح تقدس کا لبادہ نہیں اوڑھا بلکہ وہ عام افراد کی طرح سماج کا حصہ اور مذہبی تقریبات میں معاون رہے‘‘(9)

ریاض الرحمن ساغر نے چینی تہذیب و ثقافت اور چینی تاریخ کو باریک بینی سے دیکھا ہے ریاض الرحمن ساغر کا یہ منظوم سفرنامہ مشرقی تہذیب و ثقافت کی اعلی ترین

مثال ہے یہ مشرقی تہذیب و ثقافت اس علاقے کی آب و ہوا،سطح زمین کے حوالے سے پیش کیا گیا ہے۔اردو ادب کے منظوم سفر ناموں میں خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔

۸۔ یاسمین ، چی پھنگ (ترجمہ چانگ شی شیوان):

"یاسمین '' ایسا ہی سفر نامہ ہے جس میں پاکستان کے تمام مناظر کو چینی نظموں میں تحریر کیا گیا تھا۔''چی پھنگ''،''پاکستان کے خیر سگالی وفد'' میں شامل تھے۔وہ پاکستان آئے اور انھوں نے واپسی پر چینی زبان میں نظمیں کہیں ۔ان نظموں کا چانگ شی شیوان جن کا ادبی نام انتخاب عالم ہے اردو جمہ کیا ۔اس سفر نامے میں ۴۴ نظمیں ہیں ۔جو آزاد نظم کی ہیت میں ہیں ۔اس میں کچھ نظمیں ایسی بھی ہیں ۔جن میں بند کے دو مصرعے تحریر کیے گئے ہیں ان کے کلام میں مناظر کی تصویر کشی کی گئی ہے ۔ ڈپٹی ڈائریکٹر تولی شنگ نے(غیر ملکی زبانوں کا اشاعت گھر)کی مدد سے اردو ترجمہ کروا کے بیجینگ سے شائع کیا۔ یہ ان کی پاکستان سے محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ اپنے سفر نامے کا نام پاکستان کے قومی پھول ''چنبیلی''کے نام پر رکھا ہے۔یہ سفر نامہ ۱۹۹۰ء میں تحریر کیا گیا اردو اشاعت بھی اسی سن میں ہوئی ۔ ۔چی پھنگ نے ''راول جھیل'' میں اسلام آباد کے مناظر کی عکاسی اس طرح سے کی۔

ہرا مار گلہ یہاں ہے اگر
کروڑوں ہرے پیڑ ہیں یاں اگر
حسیں جھیل تو کیوں نہ ہوتی یہاں ؟

تھی اسلام آباد کو آرزو تیری صبحت کی کیا
کبھی تھی تجھے آرزو اس کی قربت کی کیا؟(10)

''یاسمین'' میں انھوں نے اسلام آباداو راس کے گردو نواح کے مناظر ٹیکسلا ،لاہور،کراچی ،ساحل سمندر جیسے موضوعات کو موضوع سخن بنایا ہے۔ان کی نظموں میں ان شہروں سے جڑے تاریخی واقعات کو بھی دہرایا گیاہے۔''مینار پاکستان'' ،''مزار اقبال کی زیارت'' ،''مزار قائد کی زیارت''،احمد ندیم قاسمی کے نام ایسی نظمیں ہیں جن میں وہ پاکستان کی شاندار تاریخ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ انھوں نے مینارِ پاکستان کو بھی مخاطب کیا اور پاکستان کی تاریخ کو دہرایا۔

شان سے جلوہ نما ہے مغلیہ قلعہ یہاں
ایک عالی شان مسجد بھی خموشی سے ہے استادہ یہاں

پاکستان کے دل کے ایک گوشے میں
جہاں ''قراردادِ لاہور'' کی منظوری دی گئی
ایک فلک بوس آہنی مینار ایستادہ ہے

جو ۲۳ مارچ اور ۱۴ اگست کے تعلق کی تفسیر ہے(11)

اسی طرح'' کراچی '' نظم میں انھوں نے پاکستان کی تاریخ کواپنی نظموں کا حصہ بنایا اور اس کا اظہار ان لفظوں میں بیان کرتے ہیں۔

اے کراچی ، شہرہء آفاق شہر
آج تجھ کو دیکھنے کا مل گیا موقع مجھے
یہ عمارات فلک پیما،یہ بحرِ موج زن
تاڑ و ناریل کے تن آور شجر
واہ تیرے گرم خطے کے مناظر دل نشیں ہیں کس قدر
تیری خشکی بھی ،فضا بھی، بحر بھی
سارے بر اعظموں کا ہے سنگھم
تو ہے اک گہوارۂ تحریکِ پاکستان کی
تو تھی پہلی راج دھانی ملکِ پاکستان کی
تو نے لہرایا جنوبی ایشیا میں پہلی بار
سبز پرچم ---چاند ستارے سے سجا
قائد اعظم نے اعلان قیامِ ملک پاکستاں کیا تیرے یہاں جس کی صدیوں سے رہی تاریخ ہے کل منتظر(12)]

''یاسمین ''اردو ادب میں منظوم سفر نا مے کی حیثیت سے اہمیت کا حامل ہے ۔ اس منظوم سفرنامے میں قیام پاکستان کی تاریخ اور پاکستان کے بڑے شہروں کو موضوع بنایا گیا ان شہروں کی خاصیت کو اجاگر کیا گیا۔اس منظوم سفر نامے میں انھوں نے پاک چین دوستی کے تحت دیے گئے تحفوں خصوصاً چینی پودوں کا بھی ذکر کیا۔

تمام ممالک اپنی خصوصیات کو کچھ علامت کے ذریعے نمایاں کرتے ہیں اور علامات کے لئے کچھ نشانات کا انتخاب کیا جاتا ہے یہ نشانات قومی علامت کے طور پر ظاہر ہوتے ہیں قومی علامتیں ہی کسی بھی ملک کی پہچان' اور شناخت ہوتی ہیں مثلاً گلاب کا پھول امریکہ' برطانیہ اور مالدیپ کا قومی پھول ہےللی یوگوسلاویہ کا یاسمین (چمبیلی) پاکستان کا قومی پھول ہے ۔قیام پاکستان کے بعد قومی ترانہ ۱۹۵۴ء میں منظور ہوا اور قومی ترانے کے ساتھ ہی قومی جانور' پرندے پھول درخت اور دیگر علامتیں منظور ہوئیں۔'' یاسمین'' چی پھنگ کا منظوم سفرنامہ ہے چی پھنگ چین کے اعلی سطح کے وفد کے ساتھ پاکستان آئے تھے اُنھوں نے پاکستان کے مختلف شہروں کو دیکھا اُنھوں نے پاکستان کے شہروں ' پلوں' باغوں اور تاریخی مقامات کو اپنی نظموں میں نمایاں کیا ہے۔ اُنھوں نے پاکستان کی تہذیب و ثقافت کو اپنے تاثراتی اور مشاہداتی انداز سے پیش کیا ہے۔ پاکستان دُنیا کے نقشے پر خود بنایا جانے والا ملک ہے اِس کی تہذیب اور ثقافت کا تعلق بھی زمین سے جڑی ہوئی نسل در نسل میراث اور ہجرت کے بعد آنے والے مہاجرین کی طرز زندگی کی مشترکہ ہے۔

''یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ پاکستان میں اِنسان چار لاکھ برس سے آباد ہیں اور وہ اِس طویل مدت میں پتھر کی تہذیب' کانسی کی تہذیب اور لوہے کی تہذیب کے دور سے گزرا' یہ بھی ایک مسلمہ امر ہے کہ اس دوران دراوڑ' آریہ' ساکا'ایرانی' یونانی' کشن' ہن' عرب' ترک' افغان اور مغل قوموں کے لوگ وقفے وقفے سے یہاں آ کر آباد ہوتے رہے چنانچہ ' موہنجو دوڑ' ہڑپہ' ٹیکسلا' پشاور'ملتان' اوچھ' لاہور' ٹھٹھہ' ہریہ' میں اِن قوموں کے تہذیبی آثار اب تک موجود ہیں۔ اہل پاکستان کی تہذیب کا خمیر انہی پرانی تہذیبوں کے قوام سے اُٹھا ہے''(13)

پاکستان کی تہذیب کے حوالے سے دو نظریے زیر بحث آتے ہیں۔(۱) کچھ لوگوں کا نظریہ یہ ہے کہ پاکستان کیونکہ اسلام کے نام پر بنا ہے لہٰذا اِس کی اسلامی تہذیب ہے جبکہ اسلامی تہذیب کی بنیاد توحید ،رسالت ' آسمانی کتابیں اور یوم آخرت پر ایمان لانا ہے جس کی بنیاد عرب تھی۔ عرب کے لوگوں کا رہن سہن اور طرز زندگی دُنیا کے پھیلے ہوئے تمام مسلمان نہیں اپنا سکتے تہذیب زندگی گزارنے کے اصول آب و ہوا اور وہاں کے رہنے سہنے کے طریقوں پر مشتمل ہوتی ہے۔(۲) صدیوں سے رہنے والے وہ افراد ہیں جھنوں نے نسل در نسل ثقافت کو منتقل کیا ہے۔

''تہذیب کی تعمیر و تشکیل میں مذہب کا بہت دخل رہا ہے مثلاً گندھارا کی تہذیب بدھ مت اور گوتم بدھ کی شخصیت سے بہت متاثر ہے چنانچہ ٹیکسلا کے عجائب گھر میں سنگ تراشی کے جتنے بھی شاہکار موجود ہیں اِن کے تعلق بدھ مت کے عقائد سے ہے لیکن اِسی عجائب گھر میں آپ کو گندھارا عہد کی مٹی اور دھات کے خوبصورت برتن' چاندی اور سونے کے زیو رات' بچوں کے کھلونے لکھنے ' پڑھنے کا سامان' سل بٹے ترازو اور باٹ' ہل اور چرخے غرض اِن تمام چیزوں کے نمونے مل جائیں گے جو گندھارا کے لوگ بدھ مت سے پہلے بناتے تھے اِن چیزوں کا بدھ مت سے کوئی تعلق نہیں''(14)]

پاکستان پر اِسلامی تہذیب اثرات نمایاں ہیں مگر اِسلامی تہذیب میں علاقائی ثقافت کا عمل دخل موجود ہے علاقائی ثقافت میں عقیدہ اور رہن سہن کے طور طریقے اپنے اپنے علاقے کے مطابق موجود ہیں۔ چی پھنگ نے پاکستان کی علاقائی ثقافت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ منظوم سفر نامہ تحریر کیا ہے۔ پشاور اور اِس کے گرد ونواح میں سجی ہوئی بسوں کا ذکر کرتے ہیں اِن بسوں پر نقش و نگار بنائے جاتے ہیں چی پھنگ نے نقش بنانے والوں کی مہارت کیتعریف کرتے ہوئے علاقائی ثقافت کو اِن لفظوں میں بیان کیا ہے۔

اِن بسوں میں بیٹھ کر
میں نے سونگھی پھول' پودوں کی مہک
اور مجھ کو دی سنائی اِن پرندوں کی چہک

دیکھ لو گردن بڑھا کر بانگ دیتے یہ خروس
اور پھر اُڑتے ہوئے یہ باز بردوش ہوا
خاص دھن پر ناچتے یہ اژدھے (15)

خیبر پختون خواہ کی لوک رسموں کا ذکر کیا اور اِن علاقوں میں رہنے والے افراد کے مزاجو ں کا بھی مشاہدہ بیان کیا ۔ چی پھنگ نے اِسلام آباد درالخلافہ پاکستان کی اہمیت بیان کرتے ہوئے اسلام آباد میں مارگلہ کی پہاڑوں ،راول جھیل اور شکر پڑیاں میں لگائے جانے والے دوستی کی نشانی پودے'' ٹیلو'' اور'' دیودار'' کا ذکر کیا ہے۔ اُنھوں نے نظم '' ڈیم کا گیت'' میں پاکستان کے دریا اور نہروں کو بھی مشاہداتی انداز سے پیش کیا ہے۔چی پھنگ ٹیکسلا کی تاریخی اہمیت کو اُجاگر کرتے ہوئے اِس علاقے کی ماضی سے جڑی تہذیب کو بھی بیان کی۔

کوئی دس سو سال قبل
اِس پرانی راج دھانی کا محل
اِس محل رقص و فنا
کوئی دس دو سال قبل
مختلف قوموں کے مابین آئے دِن کا ربط ضبط
رابطوں کے نقش پا
آج سب کچھ گرچہ ملبہ بن گیا(16)

چی پھنگ نے ماضی کے گزرے ہوئے حالات دہرائے اور نظم ''لاہور'' میں مغلیہ سلطنت کے عمارتیآثار کو اپنے شعروں میں بیان کیا ہے۔ شاہی قلعہ اور مینار پاکستان کی تاریخی اہمیت بیان کی۔ ادب بھی تہذیب کو جانچنے اور پرکھنے کا بہترین ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ چی پھنگ نے بھی پاکستان کے ادیب اور شاعروں کا ذکر اپنے منظوم سفرنامے میں کیا ہے۔ اُنھوں نے پاکستان کے رہنے والے افراد کی سوچ و فکر کا بھی مطالعہ کیا وہ پاکستان کے قومی شاعر علامہ اقبال کے مزار پر گئے اور اُنھوں نے اپنے تاثرات اِس طرح قلمبند کیے۔

تو نے ویراں سر زمیں کو رنگ بخشا
اور طوق آہنی کو توڑنے میں
تو نے ہی جمہور کے دل کو بڑھایا
تو نے خود ان کے شعورِ خود شناسی کو بڑھایا
یوں انھوں نے
حوصلہ مندی سے تاریخی
فرائض کو سنبھالا(17)

وہ احمد ندیم قاسمی سے بھی متاثر ہوئے ۔احمد ندیم قاسمی کی تخلیقات پاکستانی تہذیب و ثقافت کی نمائندگی کرتی ہیں انھوں نے احمد ندیم قاسمی کی تخلیقات کو خراج تحسین پیش کیا۔

تو ہمیشہ ہے کسانوں‘ ناخداؤں اور چرواہوں کی قسمت کے لئے نوحہ کناں
تو سمجھتا ہے۔ نئی دنیاکے خالق صرف محنت کش ہی ہیں
تو سمجھتا ہے مصیبت کا شرارہ جارحانہ جنگ کو
یہ ترا پیغام ہے‘(18)

چی پھنگ نے لوگوں کے مزاج کو پڑھا اور اِن کے رویوں کا ذکر بھی کیا ۔یاسمین یا چنبیلی پاکستان کے تقریباً ہر علاقے میں پایا جاتا ہے اِس پھول کو خواتین باقاعدہ زیور کے طور پر استعمال کرتی ہیں اِس پھول کی مسحور کن خوشبو پھول کے سوکھ جانے کے بعد بھی موجودرہتی ہےچی پھنگ نے’’ یاسمین‘‘ اپنے منظوم سفرنامے کا نام اِسی پھول سے متاثر ہو کر رکھا ہے اور اپنے اِس منظوم سفرنامے میں دو نظمیں اِسی پھول کے نام کی ہیں۔ اُنھوں نے اُس پھول کو پاک چین دوستی کی علامت بھی کہا ہے۔

ہر گلی پر چوک‘ اک اک باغ میں خوشبو ہے تیری
ہے معطر کس قدر ہر کوہ ، دریا ‘ بوٹا ،پتا
دیکھ کر تجھ کو مجھے اب یاد آیا(19)

چی پھنگ نے اپنی نظموں میں پاکستان کی تہذیب اور ثقافت کے آثار نمایاں کیے ہیں۔ اُنھوں نے اپنے اِس سفر نامے میں کراچی اور ساحل سمندر پر بسنے والوں کا بھی ذکر کیا ہے۔انھوں نے کراچی میں اُگنے والے پودے‘ خصوصاً ناریل کا ذکر کیا انھوں نے کراچی کی بلند و بالا عمارات کا بھی ذکر کیا۔ چی پھنگ نے کراچی کے گرم خطے اور مرطوب آب و ہوا کو بھی موضوع بنایا۔ انھوں نے کراچی کی تاریخی اہمیت کو اُجاگر کرتے ہوئے قائد اعظم اورتحریک پاکستان کا ذ کرکیا اور ’’ مزار جناح کی زیارت‘‘ میں اپنی عقیدت کا اظہار اِس طرح کیا۔چی پھنگ نے پاکستان کے تین لفظوں اتحاد‘ یقین‘ نظم کی بھی منظوم وضاحت بیان کی ہے چی پھنگ نے پی آئی اے کی پر واز کو بھی اپنی نظم کا موضوع بنایا ہے جو پاک چین دوستی کی پہلی فضائی پرواز تھی۔ یہ پرواز ۲۹ اپریل ۱۹۶۴ء کو ہوئی اور پی آئی اے کا طیارہ بوئنگ ۷۲۰ تھا جو کراچی کے ساحل سمندر پر کلفٹن کے مقام پرآج بھی رکھا ہواہے۔چی پھنگ نے کراچی پر سمندری کے راستوں سے ہونے والے حملوں کو بھی تحریر کیا ۔ اُنھوں نے سمندری حملوں کے باعث داخل ہونے والے ڈاکوؤں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ڈاکو پاکستان سے زرعی اجناس لوٹ کیپنے ساتھ لے گئے ا ور اِس کے بدلے لوگوں کو غلامی‘ غربت اور مشکلات کے تحفے دے گئے۔چی پھنگ نے پاکستان میں رہنے والوں کا درد محسوس کیا۔ انھوں نے سمندروں سے نکلنے والے موتی‘ گھونگوں کا بھی ذکر کیا مچھلیوں اور ماہی گیروں کو بھی اپنی نظموں کا موضوع بنایا۔ چی پھنگ نے کراچی ساحل سمندر پر رکھے ہوئے اِس گھونگے کا بھی ذکر کیا جس پر کسی نے لکھا تھا’’ خیر مقدم‘‘ ’’ دوستی‘‘’’ امن‘‘ اپنی اِس نظم میں انھوں نے پاکستانیوں کی مہمان نوازی کی روایت کو نمایاں کیا ہے۔ آخر میں چین کی نمائندگی کرتے ہوئے چینی افراد کے احساسات و جذبات بھی تحریر کیے

جن میں امن، محبت، دوستی اور خلوص کا پیغام ہے ۔ چی پھنگ کا یہ منظوم سفر نامہ پاکستان کی تہذیب و ثقافت کو نمایاں کرتا ہے اور چانگ شی شیوان (انتخاب عالم) نے کمال مہارت سے اِس کا ترجمہ کیا ہےیہ منظوم سفر نامے پاک چین دوستی کی علامت کو نمایاں کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے قریب آنے میں معاونت کرتے ہوئے تہذیب و ثقافت اور احساسات و جذبات کو اظہاریے کے ساتھ بیان کرتے ہیں ۔

حوالہ جات

1- ریاض الر حمٰن ساغر:''چلو چین چلیں'': لاہور،القمر انٹر پرائیزر:س،ن:ص:۳۱

2- ریاض الر حمٰن ساغر:''چلو چین چلیں'':ص: ۲۱

3: ایضاً:ص: ۲۲

4: ۔ ایضاً:ص:۴۴

5: ایضاً:ص:۴۵

6: ایضاً:ص:۶۱

7: ایضاً:۹۶

8: عبداللہ سید،ڈاکٹر:''کلچر کا مسئلہ'':لاہور:سنگِ میل:۲۰۰۱:ص:۲۷

9: صاحبزادہ عبدالرسول:تاریخ تہذیب انسانی، جلد اوّل :ص:۲۴۳

10 چی پھنگ:''یاسمین'':مترجم:چانگ شی شیوان(انتخاب عالم):بیجنگ،غیر ملکی زبانوں کا اشاعت گھر، ۱۹۹۰ء: ص:۲۲

11: ایضاً:ص:۴۷

12: ایضاً:ص:۵۱

13 سبطِ حسن:''پاکستان میں تہذیب کا ارتقاء'':ص:۴۰۰

14: للئین جے بریگڈن:سرزمین اور باشدے :سوئٹزر لینڈ:مترجم:ف م۔ ماجد:شیخ غلام علی اینڈ سنز:۱۹۶۸ء ص:۲

15- چی پھنگ:''یاسمین'':ص:۱۷

16- ایضاً:ص:۷۲

17- ایضاً:ص:۷۶

18- ایضاً:ص:۸۰

19- ایضاً